اردو زبان میں فقہی لٹریچر
آغاز[۱] و ارتقاء

ضیاء الدین ملک فلاحی

فقہ، اسلامی علوم کا ایک نہایت اہم حصہ ہے۔ اسلامی تاریخ کے ابتدائی دور ہی سے اس کی اہمیت و ضرورت مسلّم رہی ہے۔ اسی وجہ سے دنیا کے مختلف علاقوں میں پھیلے ہوئے مسلمانوں نے تقریبًا ہر زبان میں فقہ کا ایک قابل لحاظ سرمایہ فراہم کیا ہے۔ عہد وسطیٰ کے ہندوستان میں اس علم کی طرف میلان کی بنیادی وجہ اس کی افادیت اور سلاطین وقت سے قربت کے حصول کی خواہش تھی۔ اس علم میں مہارت کی وجہ سے انھیں قاضی، مفتی، عالم اور فاضل جیسے معزز القاب سے نوازا جاتا تھا۔ تدریس و تصنیف کے ذریعہ علماءِ ہند نے اس علم کو فروغ بخشا، صوفیاء کرام نے اپنی خانقاہوں میں اس فن کی تعلیم دی۔ شاہانِ وقت نے اس علم کی سرپرستی فرمائی۔ ہندوستان میں مسلمانوں کی حکمرانی کا آغاز جب سے ہوتا ہے اسی وقت سے مدارس اور اسلامی اداروں کا فروغ شروع ہوتا ہے[۲]۔ علمِ فقہ ان اداروں کے نصاب کا ایک اہم جزو ہوتا تھا بلکہ اس زمانے کا بہت ہی محبوب و مقبول فن تھا[۳]۔ یہ بات دلچسپی سے خالی نہیں کہ سلاطین بسا اوقات فقہاء کی صحبت کو پسند کرتے اور پیش آمدہ مسائل میں شریعت کا نقطۂ نظر معلوم کرنے کی کوشش کرتے تھے[۵]۔ اس مقصد کے لیے کبھی کبھی علماء کی خاص نشستیں ہوا کرتی تھیں جن میں مختلف مسائل پر تبادلۂ خیال ہوتا۔ اس طرح کی محفلوں کو محضر کہا جاتا تھا[۶]۔ عہد وسطیٰ کے ہندوستان میں علماء کے علاوہ صوفیاء کرام بھی اس علم کی بقا، ترقی اور فروغ میں کافی دلچسپی لیتے رہے ہیں۔ چنانچہ شیخ نصیر الدین چراغ دہلی کو جو شیخ نظام الدین اولیاء کے مرید و خلیفہ تھے، فقہ میں ان کی مہارت اور قابلیت کی بنیاد پر ابو حنیفۂ ثانی کہا جاتا تھا[۷]۔ اسی طرح شیخ فخر الدین رازی اور قاضی محی الدین کاشانی (مریدان نظام الدین اولیاء) اور حسام الدین کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ فقہ اسلامی میں بہت

عمدہ صلاحیتوں کے حامل تھے[۸] علماء وصوفیا، کی تدریسی خدمات کے علاوہ تصنیف وتالیف کا شعبہ ان کی اس میدان میں گہری وابستگی کو ظاہر کرتا ہے۔ فقہی تصانیف کی ابتدا یوں تو بہت پہلے ہو چکی تھی مگر اس میں باضابطگی غزنوی عہد (۹۹۸-۱۱۸۶ء) میں آتی ہے اس دور کی مشہور تصنیف مجموع سلطانی ہے[۹] اس عہد میں علماء کرام نے اہم کتب پر شروح وحواشی تیار کیں اور طبع زاد کام بھی کیے۔ اس طرح کی بیشتر کتابیں عربی یا فارسی میں مرتب کی گئیں۔ جن بنیادی کتب پر شروح وحواشی تصنیف کی گئی ان میں مشہور ترین ہدایہ، قدوری، وقایہ، اصول بزدوی، مسلم الثبوت اور المنار ہیں۔ ہدایہ اور قدوری کی پندرہ سے زائد شرحیں لکھی گئیں[۱۰]

فقہی سرمایہ کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس عہد میں فتاویٰ کے مجموعے بھی تیار کیے گئے اس طرح کے بیشتر کام سلاطین یا امراء کی ایما پر ان کی سرپرستی میں کیے جاتے تھے اور ان ہی کی طرف منسوب ہوتے تھے مثلاً فتاویٰ فیروز شاہی، فتاویٰ تاتارخانی، فتاویٰ ابراہیم شاہی اور فتاویٰ عالمگیری[۱۱] وغیرہ وقت کے حکمرانوں کی فقہ سے دلچسپی کو ظاہر کرتے ہیں۔ دوسری طرف اس عہد میں صوفیاء کرام نے بھی فقہ سے متعلق متعدد رسائل ومکاتیب تیار کیے۔ مثلاً شیخ یوسف گدائی اور شیخ نصیر الدین (تلامذہ شیخ نظام الدینؒ) نے تحفۃ النصائح اور طرفۃ الفقہاء لکھیں[۱۲] شیخ فضل اللہ جوباجو کے نام سے مشہور ہیں، انھوں نے فتاویٰ صوفیاء تصنیف کی[۱۳]

مغلیہ سلطنت میں جن علوم پر وقیع کام ہوا ان میں فقہ کو نمایاں مقام حاصل ہے۔ اس عہد میں فارسی اور عربی میں بھی کتابیں لکھی گئیں۔ اس عہد کی مشہور کتاب فتاویٰ عالمگیری ہے جسے عالمگیر نے علماء کے ایک بورڈ کے ذریعہ تیار کرایا۔ آج بھی یہ کتاب حوالہ کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ اس عہد میں جو تصنیفی کام ہوا اس کی فہرست کافی طویل ہے چند نمائندہ کتب حسب ذیل ہیں، فتاویٰ اکبر شاہی، عتیق اللہ بن اسماعیل بن شیخ قاسم نے اکبر کے عہد میں تصنیف کی، ملہم الغیب عہد جہانگیری میں محمد شریف کنبوہ نے تصنیف کی، اسی طرح عہد شاہجہاں میں عبدالسلام دیوی نے الشراحات العالیۃ شرح المنار تصنیف کی، اور شاہ ولی اللہ نے اجتہاد وتقلید پر اسی عہد میں ایک تصنیف چھوڑی جس کا نام عقد الجید فی احکام الاجتہاد والتقلید ہے[۱۴] ہندوستان میں جو بھی فقہی لٹریچر تیار ہوا وہ فقہ حنفی کی روشنی میں تیار کیا گیا کیونکہ یہاں مسلمانوں کی اکثریت حنفی مسلک سے وابستہ رہی ہے۔ ترک اور مغل سلاطین اور علماء جو ان کے ساتھ تھے اور جو بعد میں مرکزی ایشیا کے مختلف علاقوں سے ہندوستان آئے وہ

حنفی مسلک کے پیروکار تھے چنانچہ اسی مسلک کو دہلی کے سلاطین نے سرکاری طور پر تسلیم کیا اور اس کی اشاعت میں حصہ لیا۔

مغلیہ سلطنت کے زوال کے بعد انیسویں صدی کے نصف آخر سے ہندوستانی مسلمان سلطنت برطانیہ کے تحت زندگی بسر کرنے پر مجبور ہوئے اس عہد میں فارسی زبان کے اثرات آہستہ آہستہ کم ہوتے گئے اور یہ زبان حکومت کی سرپرستی سے محروم ہوگئی۔ اسی زمانہ میں اردو زبان نے عمومی زبان کی حیثیت اختیار کرلی چنانچہ مختلف علوم وفنون کی ترویج واشاعت میں اردو زبان کا عمل دخل بڑھتا چلا گیا اور مسلمانوں کے تمام طبقے اس زبان سے مانوس ہوگئے اردو کے ابتدائی ترقی کے زمانہ میں عربی اور فارسی کتب سے ترجمہ پر زیادہ توجہ دی گئی لیکن اس کے باوجود اردو زبان میں لکھی جانے والی بنیادی کتب میں کمی واقع نہیں ہوئی۔

ہندوستان میں اردو ادب کی ترقی میں جہاں شعراء وادباء کا حصہ ہے۔ وہیں علماء کرام کی ان کاوشوں کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ جو انھوں نے علم فقہ کے سلسلہ میں انجام دی ہیں نظم ونثر میں اسلام کے بنیادی ارکان کی تشریح وتعبیر، آسان وسہل زبان میں ان کی تشریح وتفہیم ہندوستان کی نئی مسلم نسل کے لیے وقت کی ضرورت تھا، ہندوستانی علماء نے اس ضرورت کی تکمیل کرکے نہ صرف یہ کہ شریعت اسلام کی خدمت کی بلکہ اردو زبان وادب کو فقہی لٹریچر سے مالامال کردیا۔ علماء ہند کی فقہی خدمات کا جائزہ اس حیثیت سے نہیں لیا گیا جس سے اندازہ ہوسکے کہ فقہی کتب میں کن مباحث سے تعرض کیا گیا ہے اسی طرح اردو میں فقہی لٹریچر سے متعلق کوئی ایسا مطالعہ ابھی تک سامنے نہیں آیا ہے جس سے مصنفین ومؤلفین اور ان کی کتابوں کے مطابع سن طباعت اور صفحات کی تعیین ہوسکے۔ اب تک اردو زبان میں فقہی لٹریچر پر جو کام ہوا ہے ان میں سے بیشتر فقہی شخصیات کے حوالے سے لکھی گئی ہیں۔ ایسی تمام کوششوں سے فقہی کتب کے بارے میں بہت کم معلومات فراہم ہوپاتی ہیں۔ ضرورت ہے کہ فقہ کی اردو کتب کا موضوعاتی جائزہ لیا جائے۔

ذیل کی تفصیلات سے ۱۸۵۷ سے ۱۹۹۶ء تک کے مطبوعہ اردو فقہی لٹریچر کی کمیت وکیفیت کا کچھ اندازہ ہوسکے گا۔

اول : <u>دوسری زبانوں سے فقہ لٹریچر کا اردو ترجمہ</u>

۳۴ کتب برائے عمومی فقہ۔ ۱۶ کتب برائے عبادات، ۲۰ کتب برائے سماجی، معاشی

عائلی اور بین الاقوامی معاملات ۔ ۲۵ کتب برائے اصول فقہ اور سوانحی کتب ۔ اس مجموعہ میں ۷۹ کتب عربی سے ، ۹ کتب فارسی سے ، ۵ کتب انگریزی سے مترجم ہیں اور ایک گجراتی سے ترجمہ ہوئی ہے ۔

دوم: وہ کتب جو خالص اردو زبان میں لکھی گئیں:۔

۴۴ کتب برائے تاریخ فقہ، سوانح فقہا اور اصول فقہ، ۱۵۱ کتب برائے عمومی مسائل فقہ ۔ ۱۲ کتب برائے عبادات ، ۷ کتب طہارت کے موضوع پر ۔ ۸۸ کتابیں مسائل صلوٰۃ سے متعلق ، ۶ کتابیں متعلقات مسجد کے بارے میں اہم کتب برائے روزہ اور رویت ہلال ، ۲۱ کتب برائے زکوٰۃ وصدقات ، ۳۸ کتب برائے حج وعمرہ ، ۱۰۶ کتب برائے عائلی وخاندانی مسائل ، ۴۵ کتابیں برائے معاشی امور (سود، رشوت، اوقاف، جائیداد، پگڑی سسٹم وغیرہ) ۴ کتب برائے عقوبات (حدود وقصاص، تعزیر) ۸ کتب برائے بین الاقوامی معاملات، کتب برائے نظام قضا ۔ ۳۲ کتب برائے مندوبات ومکروہات ۔

اردو زبان میں فقہی لٹریچر کی طباعت کا کام اٹھارہویں صدی عیسوی کے آخری چوتھائی سے شروع ہوتا ہے اگرچہ کہ دکنی اردو میں فقہی سرمایہ کا پتہ سترہویں صدی عیسوی کے آخری چوتھائی سے لگتا ہے جو مخطوطات کی شکل میں مختلف کتب خانوں میں موجود ہیں ۔ اس دور میں بیشتر کتب فقہ منظوم ہیں ۔ یہ منظوم فقہی کتابیں آسان زبان میں عموماً عبادات کے تمام گوشوں سے بحث کرتی ہیں ۔

عبدوامین کی فقہ ہندوی ۱۶۶۳ء میں اورنگ زیب کے عہد میں تیار کی گئی ۔ شاہ ملک نے ۱۶۶۶ء میں احکام الصلوٰۃ نامی کتاب تصنیف کی جو مثنوی میں ہے ۔ شاہ ملک علی عادل شاہ حکمران بیجاپور (۱۶۶۷ - ۱۶۵۶) کا ہمعصر ہے ۔ فقہ کا دوسرا قدیم منظوم رسالہ دکنی اردو میں یقین نامی شخص کے ذریعہ ۱۷۶۸ء میں فقہ المبین کے نام سے تصنیف کیا گیا ۔ قادر عالم بن بدر عالم نے ۱۷۸۴ء میں محفوظ خانی نامی کتاب تصنیف کی مذکورہ کتاب ارکان اربعہ سے متعلق ہے ۔ پندرہ ابواب پر مشتمل ہے اسی طرح مجموعہ رسائل فقہ، جو فقہی رسائل پر مشتمل ہے اسے مختلف مصنفین نے فقہ کے مختلف موضوعات پر مرتب کیا یہ کتاب ۱۸۰۹ء میں تیار کی گئی ۔[۱۵]

اردو زبان میں طباعت کا آغاز کب سے ہوا یقین کے ساتھ کہنا مشکل ہے۔ البتہ اٹھارویں صدی عیسوی کے آخیر سے مطبوعہ کتابوں کا سراغ ملتا ہے۔ مثلاً کرامت علی کی مفتاح الجنۃ ۱۷۹۰ء میں شائع ہوئی۔ عمر الدین کی الاجازۃ فی الذکر مع الجنازہ ۱۸۰۰ء میں شائع ہوئی۔ اسماعیل خاں کی تحفۂ رمضان ۱۸۱۱ء اور سلامت اللہ کی رفع الحجاب ۱۸۱۵ء میں شائع ہوئی۔[۱۱] علاء الدین حصکفی کی مشہور عربی کتاب غایۃ الاوطار کا ترجمہ پہلی دفعہ خرم علی بلہوری نے ۱۸۷۱ء میں شائع کرایا۔

اردو فقہی لٹریچر کا اہم باب وہ تراجم ہیں، جو درسی کتب کے شروح، حواشی اور ترجموں پر مشتمل ہیں۔ یہ مدرسوں میں طلباء کو پڑھائی جاتی ہیں یا قانونی مسائل کے حل کے لیے علماء کے کام آتی ہیں۔ ان میں ذیل کی کتب شامل ہیں۔ ہدایہ، القدوری، شرح وقایہ، الدر المختار، المنار اور مسلم الثبوت وغیرہ۔

اردو لٹریچر میں کتب فتاویٰ کے ترجموں سے بھی یک گونہ اضافہ ہوا ہے ان میں مشہور ترین فتاویٰ عالمگیری، فتاویٰ عزیزی اور فتاویٰ رحیمیہ ہیں جن کی تمام جلدیں ترجمہ ہو کر مختلف مطابع سے شائع ہو چکی ہیں فتاویٰ کے ان مجموعوں سے علماء کرام، مفتیان عظام ارباب تفضل کے علاوہ عام مسلمان بھی استفادہ کرتے ہیں۔ اسی عہد میں جبکہ عربی اور فارسی کتب فقہ کا ترجمہ مختلف زبانوں میں ہو رہا تھا بعض اہم کتب کا ترجمہ انگریزی زبان میں بھی ہوا ان کتب کو برطانوی عہد حکومت کی عدالتوں میں حوالوں کے لیے استعمال کیا جاتا تھا خصوصیت کے ساتھ مسلم پرسنل لا کے مسائل کے لیے ان کتب کی ضرورت قاضیوں اور ججوں کو پیش آتی تھی اسی طرح انگریزی زبان میں بعض کتب فقہ تصنیف کی گئیں جن کا ترجمہ اردو زبان میں کیا گیا تاکہ افادہ و استفادہ کی راہیں آسان ہو سکیں۔ اس سلسلہ میں اہم کتب ڈی بی میکڈانلڈ کی Develepment of Muslim Theology. Jurisprudence and Constitutional Theory ہے جس کا اردو ترجمہ محمد حمید اللہ نے 'اسلامی اصول قانون اور نظریہ دستوری کا ارتقاء' کے نام سے کیا ہے۔ سر ڈنشا فری ڈونگی کی Anglo Mu-hammadan law کا اردو ترجمہ مسعود علی نے "اصول شرع اسلام" کے نام سے شائع کرایا۔ سید علی رضا کی Principles of Muhammadan law کا اردو ترجمہ 'اصول شرع محمدی' کے نام سے سید امیر علی نے کیا۔ اسی طرح فقہ اسلامی پر عبدالرحیم کے

انگریزی خطبات کا ترجمہ مسعود علی نے "اصول فقہ اسلامی" کے نام سے کیا۔ بعد کے زمانے میں خصوصیت کے ساتھ فقہ کی جن کتب کا ترجمہ مختلف زبانوں سے کیا گیا ان کا تعلق: اصول فقہ، مصادر فقہ، فتاویٰ، اجتہادی مسائل، عصری و جدید مسائل اور سوانحی کتب سے ہے ان تمام موضوعات کا احاطہ موضوعات کے اعتبار سے تقریباً چورانوے کتب میں کیا گیا جو عربی انگریزی، فارسی، گجراتی زبانوں سے ترجمہ ہوئیں۔[۱۷] ابتدائی زمانہ میں خالص اردو زبان میں فقہی کتابیں عام طور پر عام فہم اور سادہ اسلوب بیان میں تصنیف کی گئیں یہ کتب بنیادی عقائد کی توضیح اور فرائض وواجبات کی تشریح کرتی ہیں دوسری قسم ان کتب فقہ کی ہے جن کے ذریعہ ایک مسلمان اپنی روزمرہ کی زندگی کے لیے رہنمائی حاصل کر سکتا ہے، سماجی اور معاشی مسائل کے تعلق سے ان میں معلومات فراہم کی گئیں ہیں۔ ہندوستانی فقہی لٹریچر نے جن موضوعات کا اب تک احاطہ کیا ہے وہ حسب ذیل ہیں۔ عمومی عبادات، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، سماجی ومعاشی معاملات، خاندانی و عائلی مسائل، فوجداری اور بین الاقوامی معاملات، قضا، مکاتب فقہ، فقہاء کی سوانح عمریاں، جدید مسائل، وغیرہ پر ہندوستانی علماء نے بھرپور کام کیا ہے اور کم وبیش پانچ سو ننانوے کتب ان مختلف موضوعات پر اردو زبان میں تصنیف ہوئی ہیں۔ اس طرح یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ انیسویں اور بیسویں صدی کا اردو میں فقہی سرمایہ اپنی جامعیت اور وسعت کے اعتبار سے کافی اہمیت رکھتا ہے۔ یہ فقہی لٹریچر نہ صرف یہ کہ اردو داں طبقہ کے لیے معلومات فراہم کرتا ہے بلکہ جدید ہندوستان کے سماجی ومعاشی مسائل کا دینی حل بھی پیش کرتا ہے۔ مسلم سماج کے ان جدید مسائل کے حل کے لیے مسلم فقہاء نے کثرت سے قیاس کا استعمال کیا ان کی یہ کوششیں اجتہاد کے بند دروازے کو کھولنے میں معاون ثابت ہوئیں۔ اجتہاد کا استعمال کر کے جدید فقہی مسائل کے حل کی کوششوں میں جن علماء وفضلاء اور فقہاء ہند نے فقہ وفتاویٰ کے میدان میں نمایاں حصہ لیا۔ ان میں خاص طور سے قابل ذکر یہ ہیں: مولانا اشرف علی تھانوی، مولانا ثناء اللہ امرتسری، مفتی محمد شفیع، مفتی کفایت اللہ، مولانا احمد رضا خاں بریلوی، مولانا مناظر احسن گیلانی، مولانا محمد عبدالشکور فاروقی، مولانا ابوالاعلیٰ مودودی، مولانا محمد جعفر شاہ پھلواری، مولانا سعید احمد اکبرآبادی، مولانا سید احمد عروج قادری، مولانا مفتی ظفیر الدین مفتاحی، مولانا تقی امینی، مولانا برہان الدین سنبھلی، مولانا مجیب اللہ ندوی، مفتی فضیل الرحمٰن ہلال عثمانی، مولانا منت اللہ رحمانی، مولانا عامر عثمانی، مولانا سید جلال الدین عمری، مولانا مجاہد الاسلام قاسمی اور مولانا خالد سیف اللہ رحمانی۔ ان علماء

نے جدید مسائل پر الگ الگ بحث کی ہے اور مختلف موضوعات پر کتب تصنیف کی ہیں، جدید مسائل کی ایک فہرست ان موضوعات کو سمجھنے میں معاون ہوگی۔ رویت ہلال، جدید آلات کے ذریعہ رویت ہلال کی خبر، بینک کا سود سرمایہ کاری، مزدور و مالک کے درمیان تعلقات تزئین و آرائش کے جدید ذرائع وطریقے، علاج کے لیے محرمات کا استعمال، لاعلاج مریضوں کا مسئلہ، پلاسٹک سرجری، خون کا عطیہ، اعضاء کا عطیہ ان کی تنصیب، پگڑی سسٹم، مشینی ذبیحہ، لائف انشورنس وغیرہ۔

موجودہ دور میں فقہ اور متعلقات فقہ پر بعض کتب اپنی علمی وقعت وبلندی اور ہمہ جہتی و وسعت نظری کی وجہ سے ہر مسلک فکر کے علماء اور عام مسلمانوں کے نزدیک متداول ہیں نمائندہ کتب حسب ذیل ہوسکتی ہیں: مولانا اشرف علی تھانوی کی 'بہشتی زیور'، مولانا عبدالشکور کی 'علم الفقہ'، 'فتاوی ثنائیہ' از ثناء اللہ امرتسری، 'فتاوی نذیریہ' از نذیر حسین محدث دہلوی، مولانا عبدالحئی فرنگی محلی کی 'مجموعہ فتاوی'، علامہ شبلی نعمانی کی 'سیرت النعمان'، مولانا مناظر احسن گیلانی کی 'مقدمہ تدوین فقہ'، مولانا مودودی کی 'رسائل ومسائل'، 'ذمیوں کے حقوق'، 'حقوق الزوجین'، 'پردہ' اور 'سود'، مولانا سید احمد عروج قادری کی 'احکام ومسائل'، عماد صابری کی 'تاریخ جرم وسزا'، مولانا محمد تقی امینی کی 'احکام شرعیہ میں حالات وزمانہ کی رعایت'، مولانا ابوالحسن علی ندوی کی 'ارکان اربعہ'، مولانا یوسف اصلاحی کی 'آسان فقہ'، مولانا مجیب اللہ ندوی کی 'اسلامی فقہ' اور 'اسلامی قانون اجرت' مولانا محمد عاصم کی 'فقہ السنۃ'، مولانا خالد سیف اللہ رحمانی کی قاموس الفقہ اور جدید فقہی مسائل اور ان کا حل، مولانا صدرالدین اصلاحی کی 'یکساں سول کوڈ اور مسلمان' اور سلطان احمد اصلاحی کی 'مشترکہ خاندانی نظام اور اسلام' وغیرہ۔

اردو فقہ لٹریچر میں ان فتاوی کی بہت زیادہ اہمیت ہے جو استفتار کی شکل میں ہندوستانی عوام وخواص کی جانب سے کئے گئے اور مختلف دارالافتاء اور مدارس سے مرتب شکل میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ یہ سوالات عام طور پر مسلم معاشرہ کو درپیش جدید مسائل کے تعلق سے بہت اہمیت کے حامل ہیں۔ فتاوی لٹریچر کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ مسلمانوں کی روزمرہ کی زندگی میں کیسے کیسے مشکل، نازک اور پیچیدہ مسائل پیش آسکتے ہیں۔ قوانین اسلام کی تدوین وتصنیف میں ہندوستان کے دارالافتاء نے نمایاں کردار ادا کیا ہے ان میں سے دارالعلوم دیوبند اور مظاہر العلوم سہارنپور، کے فتاوی شائع ہوچکے ہیں۔ اردو فقہ وفتاوی کی خدمت دارالعلوم دیوبند نے تعلیم وتدریس اور تصنیف وتالیف کے ذریعہ اپنے

دور آغاز ہی سے شروع کردی تھی۔ مفتی، قاضی، فقیہ، عالم اور فاضل کی اسناد دے کر ہندوستانی عوام کی خدمت کے لیے جن فاضل علما کو اس ادارہ نے پیدا کیا انھوں نے فقہ کی خدمات انجام دے کر اردو لٹریچر میں گرانقدر اضافہ کیا ہے۔ دارالعلوم دیوبند کے دارالافتا کی فقہی خدمات کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اس ادارہ نے نہ صرف یہ کہ قانون اسلام کے ماہرین کی فراہمی میں تعاون کیا بلکہ روزمرہ کے نئے نئے مسائل کا حل بھی پیش کیا۔ اس ادارے کے فتاوی مختلف ناموں سے کئی کئی جلدوں میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ مثلاً عزیزالفتاویٰ اورامدادالمفتیین، امدادالفتاویٰ اور نظام الفتاویٰ وغیرہ۔ مفتی ظفیرالدین صاحب نے فتاویٰ دارالعلوم دیوبند تیرہ جلدوں میں مرتب کیے ہیں۔

بعض دیگر ہندوستانی ادارے اور مدارس اگرچہ کہ وہاں باضابطہ افتا کا نظم نہیں ہے لیکن وہاں کے اساتذہ نے ذاتی طور پر، فقہ سے دلچسپی کی بنا پر یہ خدمت انجام دی ہے۔ انھوں نے مختلف مسائل پہ فتوے دئے، فقہ پر کتب تصنیف کیں، رسائل تحریر کیے، مقالات و مضامین لکھے اور سمینار و کانفرنس میں شرکت فرماکر اپنی عالمانہ رایوں کا اظہار کیا۔ اس طرح کے مدارس میں جو نام نمایاں طور پر لیے جاسکتے ہیں وہ مظاہرالعلوم سہارنپور ندوۃ العلماء لکھنو، مدرسۃ الاصلاح سرائے میر، جامعہ اسلامیہ بنارس، جامعہ سلفیہ بنارس، احیاء العلوم مبارکپور، جامعہ دارالسلام عمرآباد، جامعۃ الرشاد اعظم گڈھ، جامعۃ الفلاح اعظم گڑھ، جامعہ سبیل السلام حیدرآباد ہیں۔ مدارس کے علاوہ جن اداروں نے فقہ و فتاوی میں دلچسپی دکھائی ان میں امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ، مجلس تحقیقات شرعیہ ندوۃ العلماء لکھنو، وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ اپنی قدامت اور اہمیت کی وجہ سے قدرے تفصیلی تعارف کی مستحق ہے۔ اس کی بنیاد مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد نے ۱۹۲۱ میں ڈالی [۱۵] مختلف علماء کی سرپرستی میں اس ادارہ نے ترقی کے منازل طے کیے خصوصیت کے ساتھ مولانا منت اللہ رحمانی مرحوم و مغفور کا زمانہ اس کے عروج و ترقی کا زمانہ کہا جاسکتا ہے۔ اس کے بعد مولانا مجاہدالاسلام قاسمی دامت برکاتہم کی خصوصی عنایت و توجہ نے اس ادارے کو عالمی شہرت بخشی ہے۔ اس ادارہ میں علمی طور پر ایک شرعی عدالت قائم ہے جس کے ذریعہ بہار و اڑیسہ کے مسلمانوں کے عائلی مسائل کا تصفیہ ہوتا ہے۔ قاضی شریعت فریقین کے مسائل خود سماعت کرتا ہے۔ مقررہ تاریخوں میں سماعت ہوتی ہے اور پھر فیصلہ ہوتا ہے جو آخری اور

نافذ العمل ہوتا ہے اس طرح کے تمام مسائل کو ریکارڈ کرلیا جاتا ہے۔ ان فیصلوں کے خلاف کوئی قانونی چارہ جوئی نہیں کی جاسکتی ہے۔ قاضی شریعت کے یہ فیصلے سہ ماہی فقہی مجلے 'بحث ونظر' میں شائع ہوتے ہیں جو ایک اعلیٰ علمی مجلہ ہے اور برسوں سے فقہ کی نمایاں خدمت انجام دے رہا ہے۔ خالص فقہ کے موضوع پر اردو زبان میں یہ واحد رسالہ ہے۔

اسلامک فقہ اکیڈمی دہلی ہندوستان کا ایسا ادارہ ہے جس نے فقہی موضوعات پر مرکز تحقیق کی حیثیت اختیار کرلی ہے۔ اس نے اردو زبان میں بہت ہی قیمتی فقہی سرمایہ فراہم کیا ہے۔ اس نے اب تک نو بڑے سمینار کرائے ہیں۔ جن میں ملک و بیرون ملک کے مشہور علماء نے شرکت کی ہے۔ اس ادارہ نے علماء کے جدید مسائل پر مقالات لکھوائے اور مباحثے کرائے۔ جن اہم موضوعات پر یہ سمینار ہو چکے ہیں وہ یہ ہیں۔ پگڑی (بدل خلو) اعضاء کی پیوندکاری، ضبط تولید، کرنسی نوٹوں کی شرعی حیثیت، ترقیاتی قرضے، بینک انٹرسٹ و سودی لین دین، بیع حقوق، مرابحہ، اسلامی بینکنگ، دو ملکوں کی کرنسی کا ادھار تبادلہ، ہندوستان کے موجودہ حالات میں انشورنس کی شرعی حیثیت، آراضی ہند کی شرعی حیثیت اور اسلام کا نظام عشر و خراج، مصرف زکوٰۃ فی سبیل اللہ، مسائل زکوٰۃ وغیرہ۔ ان سمیناروں کی کارروائی اور ان میں پیش کردہ مقالات اب تک سات جلدوں میں مجلہ فقہ اسلامی کے نام سے شائع ہو چکے ہیں۔ اسلامک فقہ اکیڈمی کی جانب سے متعدد تصنیفات اور تراجم بھی شائع ہو چکے ہیں اس کی ان کوششوں کو اجتماعی اجتہاد کی طرف پیش قدمی کہا جاسکتا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ ضیاء الدین برنی، تاریخ فیروز شاہی، کلکتہ ۱۸۶۲، ص ۵۲، ۳۵۱، ۳۸۰

۲۔ امداد صابری، دہلی کے قدیم مدارس و مدرس، دہلی ۱۹۷۷، ص ص ۴۱، ۵۲

۳۔ ابوالحسنات ندوی، ہندوستان کی قدیم اسلامی درسگاہیں، اعظم گڑھ ۱۹۷۱، ص ۹۳

۴۔ تاریخ فیروز شاہی، ص ۴۶۶

۵۔ منہاج السراج، طبقات ناصری، کابل ۱۹۶۴، ص ۱۷۵، برنی، ص ۶۴، قلقشندی ص ص ۸۵، ۹۵، ۹۷، اسامی، فتوحات السلاطین، مدراس ۱۹۴۸، ص ۲۱۹

۶۔ خلیق احمد نظامی، سلاطین دہلی کے مذہبی رجحانات، دہلی ۱۹۵۸، ص ۵۴

ے۵ خیر المجالس، نصیر الدین چراغ دہلی مرتب حمید قلندر، تصحیح و تزئین خلیق احمد نظامی، علیگڑھ ۱۹۵۹، ص ۳۴

۸ے۵ امیر خسرو، سیر الاولیاء، دہلی ۱۳۰۲ھ، ص ۵۶

ے۹۵ ظفر الاسلام، Socio-Economic Dimention of Fiqh literature in Medieval India, Lahore, 1990, P.5

ے۱۰ه زبید احمد، عربی ادبیات میں پاک و ہند کا حصہ، لاہور، ۱۹۹۷ ص ۸۹۔ عبدالحی، الثقافة الاسلامیہ فی الہند، دمشق ۱۹۵۸، ص ص ۱۰۵۔۱۰۷۔

ے۱۱ه اسحق بھٹی، برصغیر پاک و ہند میں علم فقہ، لاہور، ۱۹۷۳۔

ے۱۲ه فقیر محمد، حدائق الحنفیہ، نولکشور، ۱۸۷۹، ص ۲۹۴

ے۱۳ه حوالہ سابق، اور خلیق احمد نظامی، سلاطین دہلی کے مذہبی رجحانات ص ۵۸۹

ے۱۴ه ڈاکٹر زبید احمد، عربی ادبیات میں پاک و ہند کا حصہ، ادارہ ثقافت اسلامیہ، لاہور، ۱۹۸۷، ص ۲۱، ۲۰۴، ۳۰۸

ے۱۵ه عبدالقادر سروری، فہرست اردو مخطوطات، حیدر آباد دکن، ۱۹۲۹، ص ص ۲۲، ۴۰، ۶۳

ے۱۶ه قاموس الکتب، انجمن ترقی اردو، پاکستان، کراچی، ۱۹۶۱۔

ے۱۷ه تفصیلات کے لیے راقم کے ایم فل کا مقالہ بعنوان A study of Fiqh litrature in Urdu since 1857 کا دوسرا باب ملاحظہ ہو۔

ے۱۸ه مولانا عبدالصمد رحمانی تاریخ امارت شرعیہ، پٹنہ ۱۹۴۳ء۔

اسلامی معاشرت پر مولانا سید جلال الدین عمری کی ایک قیمتی اور اہم کتاب

مسلمان خواتین کی ذمہ داریاں

صفحات: ۶۰ قیمت: ۸ روپئے

اس وقیع کتاب کا انگریزی ترجمہ

MUSLIM WOMEN: ROLE AND RESPONSIBILITIES

کے نام سے شائع ہوا ہے۔ انگریزی جاننے والے قارئین کے لیے ایک تحفہ: صفحات: ۶۰ قیمت: ۲۰ روپیے

ملنے کا پتہ: مکتبہ تحقیق و تصنیف اسلامی۔ پان والی کوٹھی۔ دودھ پور۔ علی گڑھ۔ ۲۰۲۰۰۲